33/1352	اگر پلاٹ باپ اور بیٹے نے مشترکہ خریدا ہو اور تعمیر بھائیوں نے مشترکہ کی ہو تو انتقال کے بعد اس کی تقسیم کیسے ہو گی؟	54	108

Scanned by CamScanner

9271/59

حضرت مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

موضوع: وراثت

میرے والد محترم کا انتقال 1988ء میں ہوا۔ ان کا مکان گاؤں میں 1990ء میں مبلغ ۳۰,۰۰۰ روپے میں فروخت ہوا۔ ۱۵,۰۰۰ روپے میں نے یعنی سلطان احمد نے ملا کر کراچی میں چالیس ہزار روپے میں ایک پلاٹ خریدا۔ اور صرف دو بھائیوں نے رقم لگا کر مکان تعمیر کیا۔ یہ پلاٹ ملا نا پلاٹ میں اور مکان کی تعمیر تمام ورثا کی اجازت سے ہوئی۔ اب میری والدہ اور بہنیں چاہتی ہیں کہ یہ مکان بیچ کر حسب حصہ ہو تو شریعت کے مطابق ادا کر دیا جائے مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ وراثت کس طرح تقسیم ہوگی۔

واضح رہے کہ پلاٹ کی خریداری میں ایک شخص سلطان احمد نے جو دس ہزار روپے لگائے ہیں یہ رقم اس میں شرکت کی نیت سے لگائی اور سب بہن بھائیوں اور والدہ کی اجازت اور ان کے علم میں لا کر لگائی۔ بعد میں سلطان احمد نے مکان تعمیر کیا اور تعمیر بھی سب کی اجازت اور علم میں لا کر کی اور اس پلاٹ کے مالک ہونے کی نیت سے رقم لگائی اب دونوں شخص اس میں برابر کے شریک ہیں۔

مرحوم والد کے انتقال کے وقت مرحوم کے والدین، دادا دادی نانا میں سے کوئی حیات نہیں تھا۔ ورثا میں بیوہ، تین بیٹے اور تین بیٹیاں حیات ہیں۔

درخواست گذار

سلطان احمد

لانڈھی نمبر ۱ کراچی

0332-3308348

(جواب مسئلہ)

دار الافتاء فتویٰ نمبر ۳۳/۱۳۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت مسؤلہ میں چالیس ہزار روپے میں جو پلاٹ خریدا گیا، چونکہ اس پلاٹ کے خریدنے میں سائل نے دس ہزار روپے کی ذاتی رقم شرکت کی نیت سے لگائی تھی لہذا اس اعتبار سے سائل اس پلاٹ کے چوتھائی حصہ کا مالک ہوا اور بقیہ تیس ہزار روپے کی رقم چونکہ تمام ورثاء کی مشترکہ تھی لہذا اس پلاٹ کے بقیہ تین حصوں کے مالکان آپکے والد صاحب کے تمام ورثاء ہوئے یعنی ہر وارث پلاٹ کے ان تین حصوں میں اپنے اپنے حصہ میراث کے بقدر مالک ہے، جس میں سائل کا حصہ بھی شامل ہے، پھر اسکے بعد چونکہ سائل اور اسکے ایک بھائی محمد اشرف نے اس پلاٹ پر مکان کی تعمیر میں اپنی ذاتی رقم اپنی ملکیت کی نیت سے لگائی تھی جیسا کہ سوال میں مذکور ہے لہذا اب اس تعمیر کے یہ دونوں بھائی اپنے اپنے لگائے گئے سرمائے کے اعتبار سے مالک ہوئے۔

اگر یہ مکان بیچا جاتا ہے تو ایسی صورت میں مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق حاصل ہونے والی مجموعی رقم کی تقسیم درج ذیل طریقہ سے کی جائیگی:

۱۔ مجموعی قیمت میں سے پلاٹ کے ایک چوتھائی حصہ کے مقابلہ مین حاصل ہونیوالی قیمت سائل کو دی جائیگی۔

۲۔ پلاٹ کے بقیہ تین حصوں کے مقابلہ میں حاصل ہونے والی قیمت والد صاحب کے تمام ورثاء میں وراثت کے اصولوں کے مطابق تقسیم کی جائیگی، جسکی تفصیل اخیر میں مذکور ہے۔

۳۔ پلاٹ پر کی جانے والی تعمیر کے مقابلہ میں حاصل ہونے والی رقم سائل اور اسکے بھائی محمد اشرف کے درمیان انکے اپنے لگائے گئے سرمائے کے بقدر تقسیم ہوگی۔

واضح رہے کہ اگر مجموعی قیمت کا اسطرح حساب نہ لگایا جاسکتا ہو تو ورثاء آپس میں مصالحت کے ذریعہ بھی رقم تقسیم کرسکتے ہیں۔

آپکے والد صاحب مرحوم کی وراثت کی تقسیم کا طریقہ درج ذیل ہے:

آپکے والد صاحب مرحوم نے اپنے انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائیداد، مکان، دکان، پلاٹ، نقد رقم، سونا، چاندی، زیورات، کپڑے، برتن وغیرہ غرض جو کچھ چھوٹا بڑا گھریلو ساز وسامان چھوڑا ہے وہ سب مرحوم کا ترکہ ہے جس میں سے سب سے پہلے مرحوم کے کفن ودفن کے متوسط اخراجات ادا کئے جائینگے لیکن اگر کسی نے یہ اخراجات اپنی طرف سے احسان کے طور پر ادا کردئے ہوں تو اب یہ اخراجات ترکہ سے نکالنے کی ضرورت نہیں پھر اسکے بعد دیکھیں کہ اگر مرحوم کے ذمہ کوئی قرض واجب الاداء ہو تو اسے ادا کریں اور اگر مرحوم نے بیوی کا

(جاری ہے)

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

حق مہر ادا نہیں کیا تھا اور بیوی نے بھی اسے خوشدلی سے معاف نہیں کیا تھا تو یہ بھی قرضہ ہے اسے بھی ادا کریں پھر اسکے بعد دیکھیں کہ اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو بقیہ ترکہ کی ایک تہائی کی حد تک اس وصیت پر عمل کریں۔

پھر اسکے بعد جو کچھ ترکہ بچے اسکے برابر بہتر (۷۲) حصے کریں جس میں سے مرحوم کی بیوی کو نو (۹) حصے، مرحوم کے تین بیٹیوں میں سے ہر ہر بیٹے کو چودہ (۱۴) حصے اور مرحوم کی تین بیٹیوں میں سے ہر ہر بیٹی کو سات (۷) حصے دیئے جائیں جسکا نقشہ حسب ذیل ہے :

مسئلہ ۸ تص ۷۲

میـــ ۹

بیوی	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۹	۱۴	۱۴	۱۴	۷	۷	۷

فی الهداية :۲۲۲/۳

قال وإذا استعار أرضا ليبنى فيها أو ليغرس فيها جاز وللمعير أن يرجع فيها ويكلفه قلع البناء والغرس أماالرجوع فلما بينا وأما الجواز فلأنها منفعة معلومة تملك بالإجارة فكذا بالإعارة۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

ابراہیم عیسیٰ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

۱۴ اپریل ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

محمد عبد المنان غفرلہ

۱۵/۵/۱۴۳۲

Scanned by CamScanner